جاری کیا آج تک پاکستان کے تمام سرکاری سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں وہی تعلیم ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں اسلامی علوم کی تعلیم و تدریس کا اہتمام کرنے کی توفیق کسی حکمران کو نہ ہوئی۔ حالانکہ یہ بھی مسلمانوں کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک اہم اور اولین ضرورت ہے جس کے ذریعے ایک اسلامی معاشرہ کی بنیاد بنتی ہے۔ خوشی اور غمی کے مواقع پر اسلامی طریق کار کی رہنمائی کا فریضہ وہی شخص سرانجام دے گا۔ جو دینی علوم سے بہرہ ور ہوگا اور امامت جیسا مقدس فریضہ دعوت دین کا پاکیزہ مشن بھی وہی سرانجام دے گا جو اسلامی علوم کا ماہر ہوگا۔ اب جبکہ سارا کام علماء کرام خود سرانجام دے رہے ہیں اور معاشرہ کے بعض قابل قدر طبقوں کے تعاون سے یہ کام بخیر وخوبی چل رہا ہے۔ اور دینی ضرورت پوری ہو رہی ہے اور اتنا بڑا یہ کام حکومت کے تعاون کے بغیر ہو رہا ہے تو اچانک حکومت کو ان کی فکر دامن گیر ہوئی اور بار بار ان غریب نادار لوگوں کا تذکرہ ذرائع ابلاغ میں ہونے لگا۔ صدر مملکت سے لیکر ادنیٰ اہلکار پریشان نظر آتا ہے۔ اور مدارس کی ترقی اور اسے قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے دن رات سوچ بچار ہو رہی ہے۔ اور بڑے دکھ اور کرب کیساتھ ان کی پسماندگی اور رجعت پسندی کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ حکومت مدارس کی اصلاح چاہتی ہے کیونکہ اس وقت پاکستان میں سب سے زیادہ خرابی اسی شعبے میں ہے باقی چونکہ سرکاری تحویل میں ہیں لہٰذا وہ سب درست ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ زندگی کے تمام شعبوں میں اصلاح احوال کی بڑی گنجائش ہوتی ہے اور یہ ایک ضرورت بھی ہے پاکستان کے تمام دینی مدارس کسی نہ کسی مسلک کے وفاق یا تنظیم سے وابستہ ہیں جن کے ہاں ایسی کمیٹیاں موجود ہیں جو حالات پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور ضرورت کے مطابق فوراً اصلاح احوال کی تجاویز مرتب کرتی ہیں اور اسی طرح نصاب میں حالات کے مطابق تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ جن کے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ ہمیں اصلاحات سے قطعاً انکار نہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اصلاح کی آڑ میں کہیں یہ ادارے اپنے اصل اہداف اور مقاصد سے دور نہ ہو جائیں ایسی اصلاحات کا کیا فائدہ؟ یہی وجہ ہے کہ اہل مدارس ان اصلاحات کی چنداں ضرورت محسوس نہیں کرتے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارے اقدامات مدارس کو دیگر امور میں الجھا کر ان کے اصل مقاصد سے دور کرنا ہے اسی لئے تمام مدارس کے اکابرین نے اس آرڈیننس کو مسترد کر دیا ہے۔ البتہ اگر یہ اصلاحات ۱۱ ستمبر سے پہلے کی جاتیں تو حالات اور تھے اب تو یہ بات ہر کس و ناکس محسوس کر رہا ہے کہ یہ کس کی ہدایت پر ہو رہا ہے کیونکہ امریکہ کے صدر صلیبی جنگ کی بات کر چکے ہیں یہ اسی کا تسلسل ہے انہیں معلوم ہے کہ مسلمان حکمران، لیڈر اور دینی یا سیاسی قائدین کو خرید لینا ذرا مشکل نہیں اصل مسئلہ ان مدارس کا ہے جہاں مسلمانوں کی فکری اور نظریاتی ذہن سازی کی جاتی ہے اور یہ مدارس دراصل اسلامی معاشرہ کے قیام میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں لہٰذا اب انکا بھرپور حملہ ان مدارس پر ہے لیکن اپنی کمینگی اور مکاری کی وجہ سے خود سامنے نہیں آتے۔ بلکہ انہیں مسلمان حکمران دستیاب ہیں جو ان کے ایجنڈے کی تکمیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور مدارس کے نظام میں نقب لگائیں گے تاکہ اسلامی اقدار کے یہ قلعے بھی مسمار ہو اللہ تعالیٰ نہ کرے بلکہ ہمیں پورا یقین ہے کہ یہ ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی ناکام ہونگے ان شاء اللہ۔ تدبر کی بات یہ ہے کہ حکومت اپنی نگرانی میں چلنے والے تعلیمی اداروں کا جائزہ کیوں نہیں لیتی؟ کیا اعیان بالا ان کی کارکردگی سے مطمئن ہیں اربوں روپے کے بجٹ سے چلنے والے یہ ادارے قوم کو کیا دے رہے ہیں۔ اس پر زیادہ تبصرہ کرنے کی بجائے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ یہی لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور کروڑوں کے کرپشن کرتے ہیں جس پر انکوائریاں اور بعد میں سزاؤں اور جرمانوں کی نوبت آتی ہے۔ ان میں ایک بھی دینی مدرسہ کا فارغ التحصیل نہیں ہے وللہ الحمد۔ اس لئے ہماری مقتدر حلقوں سے التماس ہے کہ وہ ہٹ دھری کو چھوڑیں دینی مدارس سے خوف زدہ نہ ہوں انہیں کام کرنے دیں یہ کبھی بھی اپنے مقاصد سے انحراف نہیں کریں گے۔ وطن عزیز کی محبت اسلام سے عقیدت کا درس دیتے رہے ہیں اور اسلامی عقائد اور نظریہ کے مطابق اپنا مشن جاری رکھیں گے انشاء اللہ اور کبھی بھی منفی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتے اور نہ ہی لیں گے اس لئے حکومت نیا محاذ کھولنے کی بجائے باقی مسائل حل کرنے پر پوری توجہ کرے۔ اور اربوں روپے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرے۔ سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ حکومت میں پرائیوٹائزیشن کا عمل شروع ہے بڑے بڑے تعلیمی ادارے بھی نجی ملکیت میں دیئے جا رہے ہیں آخر مدارس پر حکومت کی یہ نوازشات کیوں اور سرکاری سرپرستی میں مدارس کا قیام چہ معنی دارد؟ وطن عزیز مشکل ترین حالات سے گزر رہا ہے بھارت جو کہ پاکستان کا ازلی دشمن ہے اپنی ساری فوجیں محاذ جنگ پر لے آیا ہے داخلی حالات ایسے ہیں کہ کوئی شخص حکومت پر اعتبار نہیں کرتا ایسے میں دینی مدارس کے خلاف حکومت کے یہ اقدامات درست نہیں یہ بات بھی معلوم ہے کہ حکومت دشمنان دین کو خوش کرنے کیلئے ایسے اقدامات کر رہی ہے۔ لیکن انہیں شرمندگی کے علاوہ کیا ملے گا اس لئے گذارش ہے کہ دینی مدارس کو تعلیم کے فروغ اور جہالت کے خلاف کام کرنے کی مکمل آزادی دی جائے اسی میں ہم سب کا بھلا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کے مکر وفریب سے بچائے آمین۔

لائبریری جامعہ سلفیہ کیلئے عظیم الشان عطیہ

مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ محتاج تعارف نہیں ہیں آپ کا شمار ممتاز علماء میں ہوتا تھا۔ زہد وتقویٰ اور علم وفضل میں آپ نمونہ سلف تھے فکر آخرت آپ کا خصوصی موضوع ہوا کرتا تھا۔ آپ علوم ادبیہ کے ماہر، بے مثال شاعر اور بے نظیر نثر نگار تھے متعدد منظوم کتابوں کے علاوہ کئی موضوعات پر تالیفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے آمین۔ آپ کی رحلت کے بعد آپ کے صاحبزدگان بالخصوص محترم عبیدالرحمٰن صاحب اور ثناء الحق نے آپ کا مثالی کتب خانہ جامعہ سلفیہ کو وقف کر دیا ہے تاکہ علماء اور طلبہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور صحیح معنوں میں صدقہ جاریہ بنے۔ ان کی تمام کتب جامعہ سلفیہ میں پہنچ چکی ہیں۔ ہم مولانا مرحوم کے تمام صاحبزدگان کے بے حد شکر گزار ہیں جنہوں نے کمال محبت سے یہ ضخیم کتب خانہ جامعہ کو وقف کیا اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے اور یہ کتب خانہ آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے اور دیگر اہل خانہ کو بھی اجر عظیم سے نوازے آمین۔